

بچوں کے حقوق

الحمد لله الذى خلق الانسان وعلمه البيان اما بعد

يا ايها الذين امنوا ان من ازواجكم واولادكم عدوا لكم فاحذروهم. وان تعفوا وتصفحوا وتغفروا فان الله غفور الرحيم. انما امواکم واولادکم فتنه والله عنده اجر عظیم (تغابن)
ربنا هب لنا من ازواجنا وذريتنا قرة اعين وجعلنا للمتقين اماما (فرقان)

قال النبى صلى الله عليه وسلم: واتقوا الله فاعدلوا بين اولادكم (بخارى، مسلم)
وقال: اكرموا اولادكم. وقال على: اكرموا اولادكم فانهم خلِقوا لزمان غير زمانكم.
قرآن نے بچے کو بشارت کہا ہے: فبشرونه بغلام حلیم۔

نیک بندوں کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ اولاد مانگتے ہیں: ربنا هب لنا من ازواجنا۔۔ الخ

بچوں کے حقوق

- ۱۔ کان میں اذان اور اقامت کہنا۔
- ۲۔ تحنیک کرنا
- ۳۔ سر کے بالوں کے بقدر چاندی صدقہ کرنا۔
- ۴۔ ساتویں دن عقیقہ کرنا۔
- ۵۔ اچھا نام رکھنا۔
- ۶۔ اچھی تعلیم و تربیت کرنا۔

نام کے اثرات:-

کوئی اپنے بچے کا نام ”افلح، نجیح، یسار“ نہ رکھے۔ (کامیابی، آسانی)
☆..... ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس بکری کا دودھ کون نکالے گا؟ ایک شخص کھڑا ہوا، آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا مُرَّہ (کڑوا)۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ دوسرا شخص کھڑا ہوا، اس سے نام پوچھا تو کہا جَمْرہ (چنگاری)، فرمایا بیٹھ جاؤ۔ تیسرا کھڑا ہوا اس کا نام یعیش (زندہ باد) تھا۔ فرمایا تم ٹھیک ہے تم دودھ نکالو۔

☆..... ایک شخص آیا اس کے ساتھ بچہ تھا پوچھا اس کا نام کیا ہے؟ کہا سائب (پاگلوں کی طرح آزاد گھومنے والا جانور) تو فرمایا اس کا نام عبد اللہ ہے۔ اس شخص نے کہا نہیں جی نام نہیں تبدیل کرنا۔ بعد میں

وہ بچہ پاگل ہو گیا اور اسی طرح پاگلوں کی طرح گلیوں میں پھرتا تھا۔

☆..... ایک شخص سے نام پوچھا اس نے کہا حزن (غم) فرمایا تمہارا نام سہل (آسانی) ہے۔

اس نے کہا میں اپنے والدین کا رکھا ہوا نام نہیں تبدیل کرتا۔ بعد میں ان کے پوتے سعید بن مسیب کہا کرتے تھے ہمارا خاندان ہمیشہ غمگین ہی رہا۔

☆..... ایک سفر میں چلتے چلتے سامنے دو پہاڑ آ گئے، ان کے بیچ سے راستہ نکلتا تھا۔ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے مقامی لوگوں سے پوچھا ان کا نام کیا ہے؟ بتایا ایک کا نام فاضح (بدنام کرنے والا) اور دوسرے کا نام مخزنی (ذلیل کرنے والا) ہے۔ چنانچہ آپ ان کے بیچ کے بجائے ایک طرف سے گزرے۔

تعلیم و تربیت:-

☆..... تعلیم و تربیت کے ضمن میں بچوں کو شروع سے ہی قرآن کی تعلیم دینی چاہیے، لیکن بہتر یہ ہے

کہ والدین خود تعلیم دیں۔

☆..... سات سال سے پہلے بچے کو سکول بھیجنا بھی اس کے ساتھ زیادتی ہے۔ سات سال تک تو

نماز کا نہیں کہا گیا۔

☆..... بچہ توجہ چاہتا ہے، سکول میں ایک ٹیچر اور بیس بچے ہوتے ہیں، پھر ٹیچر اور ماں باپ میں

زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ بچے کو اپنی صحبت میں رکھیں، آپ کی صفات خود اس میں منتقل ہوں گیں۔

نرمی اور پیار:-

بچے پر سختی نہ کریں، بلکہ پیار سے سکھائیں اور ہر بات پوری پوری کہہ کر سمجھائیں۔

☆..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام سے بھیجا لیکن وہ راستے میں

بچوں کے ساتھ کھیلنے لگے، کافی دیر کے بعد حضور نے دیکھا تو وہ کھیل رہے تھے، آپ نے بس اتنا کہا: انس!

میں نے تمہیں کسی کام سے بھیجا تھا۔ بس۔

☆..... انس کی والدہ نے انکو رکھا دیا کہ حضور کو دے آؤ۔۔۔۔۔ الخ

☆.....مولانا روم نے لکھا ہے ایک راگبیر جا رہا تھا، ڈاکوؤں نے اس پر حملہ کیا تو اس نے بھاگنا شروع کر دیا، آگے ایک جگہ پر ناکہ لگا ہوا تھا، وہاں ڈاکوؤں کا سردار بیٹھا تھا، اس راگبیر نے اسے کہا تم شریف آدمی لگتے ہو، میری ان ڈاکوؤں سے جان بچاؤ۔ اتنے میں ڈاکو بھی پہنچ کر کھڑے ہو گئے۔ اب ڈاکوؤں کے سردار نے اس راگبیر کو کہا تم جاسکتے ہو۔ اس نے پوچھا آپ کون ہیں، اس نے کہا میں ان کا سردار ہوں، لیکن آج پہلی بار مجھے کسی نے شریف کہا ہے اس لئے میں تمہیں کچھ نہیں کہہ رہا۔

☆.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو گشت کر رہے تھے، ایک گھر کی دیوار کے سوراخ سے نظر آیا کہ ایک شخص شراب پی رہا ہے۔ آپ دیوار پھلانگ کر اندر گئے اور مارنے کے لئے کوڑا اوپر کیا تو اس آدمی نے کہا، امیر المؤمنین ایک منٹ میری بات سنیں۔ میں نے ایک گناہ کیا ہے اور آپ نے تین گناہ کیے ہیں۔

اللہ فرماتا ہے: ۱۔ کسی کی ٹوہ نہ لگاؤ، ۲۔ اجازت لے کر گھر میں داخل ہو، ۳۔ دروازے سے داخل ہوا کرو۔ یہ سن کر حضرت عمر واپس ہو گئے۔ اس کے بعد وہ آدمی شرم کی وجہ سے ایک مہینے تک مسجد نہیں آیا۔ بعد میں جب ایک دن آیا تو حضرت عمر نے پاس بلایا اور کہا کان قریب کرو، پھر کان میں کہا میں نے تمہاری بات کسی کو نہیں بتائی، تو اس نے کہا آپ کان قریب کریں، میں نے بھی اس کے بعد شراب نہیں پی۔

رزق اور معاش کی فکر:-

بچہ ہمارے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ ہماری قبروں کی ٹھنڈک ہے۔ انہوں نے کیا کھانا ہے اور کیا بننا ہے یہ ان کے ماتھے میں لکھا ہوا ہے۔ اپنا رزق ساتھ لایا ہے، اس کی فکر نہیں کرنی چاہیے۔ ہاں اس بات کی ضرورت فکر کرنی چاہیے کہ وہ ایک اچھا اور اللہ رسول کا فرمان بردار بنے۔ بچہ اگر نیک ہوگا تو اللہ ان کا والی ہوگا۔ اگر نافرمان ہوگا تو ان کی نافرمانی ہمارے لئے وبال جان ہے۔

☆.....ہندوستان میں ایک غریب جوڑا سفر کر رہا تھا، سفر کے دوران بچی کی پیدائش ہوئی، تو انہوں نے کہا ہم اپنے آپ کو نہیں سنبھال سکتے اس کو کیسے سنبھالیں گے، اسے کپڑے میں لپیٹ کر درخت کے نیچے رکھ دیا۔ ایک قافلہ گزر اس کے سردار کی اولاد نہیں تھی، اس نے اپنی بیٹی بنالیا۔ بعد میں یہ بچی بڑی ہوئی تو ہندوستان کے بادشاہ جہانگیر کے ساتھ اس کی شادی ہوئی اور یہ ”ملکہ نور جہاں“ کہلائی۔

☆.....ایک انتہائی غریب چھیرے کے تین بیٹے تھے، اس نے خواب دیکھا کہ اس کے پیشاب سے تین شعلے بلند ہو کر آسمان کی طرف چلے گئے۔ دن کو اس نے ایک کاہن سے اس کی تعبیر پوچھی، اس نے کہا تیرے تینوں بیٹے بادشاہ بنیں گے۔ چھیرے نے کہا تو ہماری غربت کا مذاق اڑاتا ہے، اسے مارنا شروع کر دیا، اس کے بیٹوں نے بھی خوب مارا۔ بعد میں کہا چلو اسے بہت مار دیا ہے اسے ایک مچھلی دے دو۔ لیکن بیس سال بعد اس کے تینوں بیٹے (معز الدولہ، عماد الدولہ، رکن الدولہ) اسلامی سلطنت بنو عباس کے حکمران بنے اور 334ھ سے 446 ہجری تک 112 سال حکومت کی۔

☆.....عمر بن عبدالعزیز کے 12 بچے تھے۔ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو ان کے سالے نے پوچھا آپ نے بچوں کے لئے کچھ چھوڑا ہی نہیں۔ فرمایا: حرام میں نے کمایا نہیں اور حلال میرے پاس تھا ہی نہیں۔ اگر یہ نیک ہوئے تو اللہ ان کا وارث ہے اور اگر برے ہوئے تو یہ جانے اور ان کا کام جانے۔ پھر بچوں کو بلایا اور کہا: میرے پاس دو ہی راستے تھے! ایک یہ کہ میں تمہارے لئے پیسہ جمع کرتا اور خود جہنم میں چلا جاتا۔ دوسرا یہ کہ میں تمہیں تقویٰ سکھاتا اور خود جنت میں چلا جاتا۔ میں نے دوسرا راستہ اختیار کیا۔ جب بھی ضرورت پڑے تو اللہ سے مانگنا۔

ان کے کزن ہشام بن عبدالملک نے مرتے وقت اپنے ایک ایک بیٹے کے لئے دس دس لاکھ درہم چھوڑے۔ لیکن چند سال بعد اس کے بیٹے مسجد کی سیڑھیوں میں بیٹھ کر بھیک مانگا کرتے تھے۔ جبکہ عمر بن عبدالعزیز کی وراثت بمشکل دو دو درہم آئی۔ لیکن چند سال بعد ان کے بیٹے ایک ایک مجلس میں سو سو گھوڑے صدقہ کر دیا کرتے تھے۔

بچوں کا اکرام:-

بچوں کو پیارا اور عزت دیں۔ آپ نے فرمایا: اپنی اولاد کا اکرام کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

اکرموا اولادکم۔ وقال علی: اکرموا اولادکم فانہم خلیقوا لزمان غیر زمانکم۔

اپنے بچوں کا اکرام کرو، کیونکہ یہ تمہارے نہیں بلکہ اگلے زمانے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔

☆.....حضرت فاطمہ آتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے، اور ہاتھ پکڑ کا اسے چومتے، پھر پہلے انہیں بٹھاتے اور بعد میں خود بیٹھتے۔ یہی عزت واپس آتی ہے۔

☆.....عرب میں بچوں کو اٹھانا عیب سمجھا جاتا تھا۔ آپ حسنین کریمین کو کاندھوں پر اٹھاتے۔ ایک بدو نے حیران ہو کر پوچھا آپ بچوں کو بھی اٹھاتے ہیں، آپ ان کو بہت پیار کرتے ہیں؟ فرمایا ہاں میں بہت پیار کرتا ہوں۔ میں ہی نہیں اللہ بھی بہت پیار کرتا ہے۔ جو ان سے محبت کرے گا اللہ اس سے بھی محبت کرے گا۔ ☆.....ایک مرتبہ آپ جمعہ کا واجب خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے دیکھا باہر مسجد کے دروازے کے پاس حضرت حسن و حسین اندر آ رہے ہیں۔ آپ خطبہ چھوڑ کر لوگوں کے بیچ سے گزرے اور ان کو پکڑ کر ساتھ لائے اور ممبر پر بٹھایا۔ حالانکہ کسی اور کو بھی کہہ سکتے تھے کہ انہیں لاؤ۔

☆.....آپ نماز میں ہوتے حضرت حسن و حسین آپ کی ٹانگوں کے بیچ سے آگے پیچھے گزرتے۔ ☆.....ایک بار آپ سجدے میں تھے، آپ نے سجدہ اتنا لمبا کر دیا کہ لوگوں نے سمجھا شاید آپ فوت ہو گئے ہیں۔ ایک شخص نے سراٹھا کر دیکھا تو حضرت حسن آپ کی کمر پر بیٹھے ہوئے ہیں، اس شخص نے ہاتھ آگے کیا تاکہ ان کو اتاریں، لیکن آپ نے سجدے میں ہی ہاتھ کے اشارے سے اسے منع کر دیا اور پھر کافی دیر کے بعد جب وہ خود اترے تو آپ نے اللہ اکبر کہہ کر سجدہ ختم کیا۔

☆.....آپ حضرت حسن کو زبان دکھاتے، وہ پکڑنے کی کوشش کرتے تو اندر کر دیتے۔

☆.....ان دونوں کی کشتی کراتے اور حضرت حسین کو شاباش دیتے، فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ حسن کو شاباش نہیں دیتے تو فرمایا: میرے پاس جبریل کھڑے ہیں وہ بھی ان کو شاباش دے رہے ہیں۔ بچے مستقبل کے نمازی ہیں ان کو مسجد میں نہ ڈانٹیں، ان کی شرارتیں برداشت کریں۔ ہم ڈانٹ دیتے ہیں پھر وہ ہمیشہ کیلئے مسجد آنا ہی چھوڑ دیتے ہیں۔

غریب کے بچوں کا خیال

ایک صحابی کا بیٹا تین دن سے غائب تھا، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر شکایت کی۔

اتنے میں کسی نے آ کر اطلاع دی کہ آپ کا بچہ فلاں جگہ پر اور بچوں کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ یہ صحابی خوشی کے مارے فوراً دوڑے لیکن حضور نے واپس بلایا اور کہا وہاں اپنے بیٹے کو بیٹا کہہ کر نہ پکارنا، کیونکہ تم غمگین ہو تمہاری آواز میں غضب کی مٹھاس ہوگی اس کو اس کے نام سے پکارنا ہو سکتا ہے وہاں کوئی یتیم بچہ ہو اور تمہارا بیٹا کہنے سے اسے دکھ ہو کہ میرا والد نہیں ہے۔

اسلام نے ایسی عمدہ تعلیمات دی ہیں۔ کسی بیوہ کے سامنے بیوی سے پیار نہ کرو۔ کسی غریب کے سامنے اپنی امیری ظاہر نہ کرو۔ اپنے گوشت کی خوشبو سے غریب ہمسائے کو تکلیف نہ دو۔ یا چھپا کر کھاؤ یا ان کو بھی کچھ دے دو۔

دوپہر کو سلا دیتی ہے بچوں کو وہ اس ڈر سے
گلی میں پھر کھلونے بیچنے والا نہ آ جائے۔ د